اجتماع کو نماز جمعہ سے پہلے ختم کر دینا چاہیے۔ حدیث شریف میں نماز جمعہ سے پہلے حلقے بنا کر بیٹھنے کی جو ممانعت آئی ہے اس کا مقصد خطیب کا خطبہ سننے کے بجائے حلقے بنا کر بیٹھنے سے روکنا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ تمام لوگوں کو یکسو ہو کر ایک امام کی طرف توجہ کرنا چاہیے، نہ یہ کہ اپنی اپنی ٹولیاں بنالیں اور افتراق و انتشار کا مظاہرہ کریں۔

۱۔ کئی لوگ اپنے گزرے ہوئے بزرگوں کو ثواب پہنچانے کے لیے پوری شب میں ختم قرآن مسجد کے لاؤڈ سپیکروں پر کراتے ہیں۔ آواز بہت دور تک جاتی ہے۔ بہت کم لوگ اسے توجہ سے سنتے ہیں۔ اس دوران رفع حاجت کی بھی ضرورت پیش آتی ہے۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

۲۔ جمعہ کے دن لاؤڈ سپیکر پر ایک مسجد میں خطبہ پڑھا جا رہا ہوتا ہے دوسری مسجد میں تقریر ہو رہی ہوتی ہے، تیسری مسجد میں قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہوتی ہے، چوتھی مسجد میں جماعت ہو رہی ہوتی ہے۔ کیا امام صاحبان کو ایسا کرنا چاہیے، آوازیں گڈمڈ ہو رہی ہوتی ہیں اور نمازی نماز بھول جاتے ہیں۔

۳۔ جب کسی امام صاحب کا دل کرتا ہے، لاؤڈ سپیکر پر تلاوت، حمد، نعت خوانی یا مسجد کی تعمیر کے لیے چندہ مانگنا شروع کر دیتے ہیں۔ اگر کوئی چندہ دیتا ہے تو کہا جاتا ہے، فلاں نے اتنی رقم دی ہے اور یہ سلسلہ کافی دیر چلتا رہتا ہے۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

۴۔ جب مسجد کے لاؤڈ سپیکر پر قرآن کی تلاوت ہو رہی ہو، تو جن گھروں تک آواز پہنچ رہی ہو ان کو کیا کرنا چاہیے، اور جن گھروں تک آواز صاف نہ پہنچ رہی ہو ان کو کیا کرنا چاہیے؟

۵۔ شبینہ میں جب تلاوت کی آواز سیکڑوں گھروں تک پہنچ رہی ہو، تو لوگوں کو کیا کرنا چاہیے؟

۶۔ کیا مسجد کے لاؤڈ سپیکر پر کسی کی موت اور نماز جنازہ کا وقت بتایا جا سکتا ہے؟

قرآن پاک کا ادب تقاضا کرتا ہے کہ اسے ان لوگوں کے سامنے پڑھا جائے جو اسے سننا چاہتے ہوں، اور ایسے حال میں پڑھا جائے جبکہ لوگ اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہوں۔ آج کل لاؤڈ سپیکروں پر قرآن پاک کی تلاوت کا جو طریقہ رائج ہے وہ کسی کے نزدیک بھی پسندیدہ نہیں ہے۔ ایصال ثواب کے لیے قرآن پاک پڑھنا ہو تو اسے باوقار انداز سے ایسے لوگ پڑھیں جو خشوع اور خضوع کے حامل ہوں، اور مجلس میں سننے والے ایسے لوگ ہوں جو اسی غرض سے بیٹھے ہوں۔ خطبات جمعہ میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال حسب ضرورت اور حسب حاجت ہونا چاہیے۔ ایسی شکل سے احتراز کیا جائے جس میں لوگوں کی نمازیں متاثر ہوں، مختلف مساجد کی جماعتوں کے اندر خلل پیدا ہو، اور نمازی اپنی تسبیحات اور قرات بھول جاتے ہوں۔ لاؤڈ سپیکر کا استعمال چندہ کے لیے نامناسب ہے۔ اسی طرح حمد اور نعت خوانی کے لیے بھی اسے ایسے مواقع پر استعمال کرنا چاہیے جب لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔ لاؤڈ سپیکر پر نماز جنازہ کا اعلان کیا جا سکتا ہے۔ شبینہ میں بھی لاؤڈ سپیکر کا استعمال مسجد تک محدود ہونا

چاہیے۔ گھروں میں تلاوت کی آواز پہنچ رہی ہو تو حتی الامکان سننے کی کوشش کی جائے، اور امام صاحب سے گزارش کی جائے کہ وہ اس سلسلہ میں سپیکر کا استعمال مسجد تک محدود کر دیں۔
(عبدالمالک)

جماعت اسلامی جمہوریت پر یقین رکھتی ہے، اس بنیاد پر مجھے امید ہے کہ یہ میرا جواب شائع کر دیا جائے گا۔

اگست کے ترجمان القرآن میں آپ کے جواب سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سالگرہ تقریبات آپ کے نزدیک اسلامی طریقہ سے سادگی سے منائی جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ تقریبات کس کی ایجاد ہیں؟ اگر یہ مسلمانوں کا رواج رہا تھا تو پھر یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ سالگرہ کی تقریبات جائز ہیں، نمائش دکھاوے کے بغیر اسلامی طرز پر سادگی سے یہ تقریب منائی جائے۔ لیکن میرے نزدیک شادی بیاہ کی سالگرہ، بچوں کی سالگرہ کی تقریبات مشرکوں کی ایجاد اور فعل ہے، جنھوں نے دنیا کی زندگی کو کھیل تماشا سمجھ رکھا ہے۔ ان کی نقل انسان کو دنیا ہی میں جہنم رسید کر دیتی ہے۔

کافروں اور مشرکوں کے ہر عمل کی آنحضور ؐ نفی کرتے تھے۔ مثال کے طور پر عیسائی سفید داڑھی رکھنا اچھا سمجھتے تھے، آنحضور ؐ نے کہا، داڑھی کو رنگ کرو۔

اسلام کے اندر تیسری راہ کی گنجائش نہیں ہے، اسلام صرف دو ہی راہ بتاتا ہے۔ ایک صحیح اور دوسری غلط۔ گول مول سیاسی باتوں سے اسلام کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ تیسری راہ صرف باغی عالم کی ہوتی ہے، جو علم ہونے کے باوجود حقیقت کو مسخ کر کے پیش کرتا ہے۔ لوگوں کی رعایت اور اپنے نفس کے فائدہ کے لیے۔ یہودی ہفتہ کے دن مچھلی پکڑنے کے بجائے جال پھینک دیتے تھے اور اتوار کے دن شکار گھر لاتے تھے۔ یہ تیسری راہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا حکم اپنی مرضی سے مانیں گے۔

حرام چیزوں کی گرہ کھولنے کے لیے سوالات وہی کرتے ہیں جن کے دل میں روگ اور بیماری ہوتی ہے، جو دین کی حرام کردہ باتوں میں راہ تلاش کرتے ہیں۔ بنی اسرائیل نے گائے کو ذبح کرنے سے بچنے کے لیے سوالات کی بوچھاڑ صرف خدا کے حکم کو ٹالنے کے لیے کی تھی۔

آپ کے اس جواب سے وہ لوگ جو سالگرہ کی تقریبات دل میں چور رکھ کر مناتے تھے، اب سکون کے ساتھ دل کی تسلی سے منا سکیں گے۔ اگر یہ عمل خدا کے نزدیک پسندیدہ ہوا تو آپ ثواب کے حق دار ہوں گے، ورنہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کو معاف کر دیتا ہے۔

میرے نزدیک اصل اہمیت اس اختلاف کی نہیں ہے کہ سالگرہ جیسا فعل فی نفسہ مباح ہے، یا ایسا حرام کہ جہنم رسید کر دے۔ بلکہ اہمیت اس بات کی ہے کہ ہم شریعت کے حکم کے بارہ میں رائے قائم کرنے اور اس کے اظہار میں، تشریع اور افتا کے بنیادی اصولوں کی پابندی کریں۔ ان اصولوں کا